خطاب امیرالمومنین حضرت ملا محمد عمر صاحب مدظلہ،

خطبہ مسنونہ کے بعد

آپکی تشریف آوری کا میں اور میرے رفقاء بہت شکرگزار ہیں۔ آپ نے ابتداء سے اب تک ہمارے ساتھ جہاد میں بھرپور تعاون کیا اب تک کے مرحلہ میں جتنی کوشش اور سعی رہی آپ کی سرپرستی ہمیں حاصل رہی اللہ اسے قبول فرمائے۔ ہم اس پر بہت خوش ہیں کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے۔

میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے کافر اور بے دین سیاستدان اور باطل قوتیں جو باتیں کرتے ہیں اور ہمارے خلاف جو پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اس کا ہمارے پاس یہی ایک جواب ہے واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلٰما○ اب کفار کا پروپیگنڈا جو دنیا کے ہر گوشے میں ہمارے خلاف ہو رہا ہے۔ ہم ان تک تو نہیں پہنچ سکتے۔ اور نہ ہی ہر بات کا ان کو جواب دے سکتے ہیں۔ مگر یہ بات واضح ہے کہ باطل قوتوں اور کفار کا یہ پکا ارادہ ہے کہ ہر صورت میں طالبان کا اور دینی قوتوں کا راستہ مسدود کیا جائے۔ کبھی پروپیگنڈے کے ذریعہ اور کبھی براہ راست قوت کے استعمال سے۔ یہ فیصلہ وہ کرچکے ہیں کہ ان کو روکا جائے۔ اگر ہم ان کی ایک بات کا جواب دیں تو وہ دوسری شروع کرتے ہیں۔ دوسری کو دفع کریں تو تیسری کو اٹھاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ امریکہ یہ کہتا ہے روس یہ کہتا ہے ہم ان تمام باتوں کا حسب طاقت جواب دیتے ہیں۔ مگر میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ان کے پروپیگنڈوں سے تشویش میں مبتلا نہ ہوں۔ کفار کے مقاصد تو کھلے طور معلوم ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ افغانستان میں وہ نفاذ شریعت کو روکنا چاہتے ہیں۔ تو اگر ہم سیاسی باتوں اور بحثوں میں الجھیں تو سیاست کے بہت پہلو ہیں۔ یہ بہت تکالیف وہ راستہ ہے۔ اب ہر بات سے الجھنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون○ ہم نے ایک واضح اور مثبت راستہ اختیار کیا ہے۔ جس کو تمام طالبان نے پسند کیا ہے۔ وہ یہ کہ اپنا کام کئے جاؤ۔ اپنی طاقت کے مطابق دشمن کا جواب بھی دیا کرو۔ اور ملک میں نفاذ شریعت کے لئے کوشش بھی مقدور بھر جاری رکھو۔

ہمارے پاس طالبان کا عمل ہے۔ یعنی نفاذ شریعت کا لانا۔ مسلمان بھی دیکھتے ہیں اور کافر بھی اور عملی

بقیہ ص ۱۵ ۶۹۲